Daily PUBLIC KARACHI

روزنامہ پبلک کراچی

ایڈیٹر انچیف وسیم احمد

جلد 12 | منگل 27 اکتوبر 2026ء 14 جمادی الاوّل 1448ھ صفحات 4 قیمت 5 روپے | شمارہ 216

پاکستان کی سعودیہ پر حوثیوں کے حملوں کی شدید مذمت، اور گمراہ کن بیانیے دہشتگرد نیٹ ورکس کو چھپا نہیں سکتے ہیں

افغان الزامات بے بنیاد، دہشتگردی کیخلاف دفاع کا حق ہے پاکستان

اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں اور مانیٹرنگ ٹیم کی جانب سے مسلسل سامنے آنے والی رپورٹس کے مطابق افغان طالبان حکومت بدستور متعدد دہشت گرد تنظیموں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے اور انہیں کھلی چھوٹ حاصل ہے

پاکستانی شہریوں کی بڑی تعداد دہشتگرد حملوں کے نتیجے میں شہید ہو چکی، حملوں کی منصوبہ بندی افغان سرزمین سے کی گئی ہیں

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) وزارت خارجہ نے افغان طالبان حکومت کے بے بنیاد الزامات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف دفاع کا حق رکھتا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان دہشتگردی کے خلاف کارروائیوں میں شہری ہلاکتوں سے متعلق بے بنیاد اور غیر مصدقہ الزامات کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ غلط معلومات اور گمراہ کن بیانیے دہشت گرد نیٹ ورکس کے خطرے کو چھپا سکتے ہیں جو افغان سرزمین سے سرگرم ہیں اور دی افغان طالبان حکومت کو اس ذمہ داری سے بری کر سکتے ہیں کہ وہ افغان سرزمین کو پاکستان کے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی اور ان کے لیے استعمال ہونے سے روکے۔ بیان میں بتایا گیا کہ صرف 2026ء میں ان حملوں کے نتیجے میں 500,3 سے زاہد جانی نقصانات ہوئے ہیں، اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں اور مانیٹرنگ ٹیم کی جانب سے مسلسل سامنے آنے والی رپورٹس کے مطابق افغان طالبان حکومت بدستور متعدد دہشت گرد تنظیموں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے اور انہیں کھلی چھوٹ حاصل ہے۔ ان تنظیموں میں کالعدم تحریک طالبان پاکستان، فتنہ الخوارج، بلوچ لبریشن آرمی، فتنہ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)

پوری قوم شہدا کو سلام پیش کرتی ہے

شہباز شریف



وزیراعظم شہباز شریف ایم این اے چوہدری محمد منیر سے تعزیت کے بعد فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

عالمی برادری تنازعہ جموں و کشمیر کے منصفانہ، پرامن اور پائیدار حل کیلئے اپنا موثر کردار ادا کرے، صدر، وزیراعظم

عالمی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیمیں بھارتی غیر قانونی زیر تسلط کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لیں، زرداری



گورنر خیبر پختونخوا فیصل کنڈی پشاور ماسٹر ڈویلپمنٹ پلان سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

اسلام آباد (خصوصی رپورٹ) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم شہباز شریف نے عالمی برادری بالخصوص اقوام متحدہ اور یورپین الائنس انسانی حقوق تنظیموں پر زور دیا ہے کہ وہ بھارتی غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لیں اور تنازعہ جموں و کشمیر کے منصفانہ، پرامن اور پائیدار حل کیلئے اپنا موثر کردار ادا کریں۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن و استحکام کا قیام جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پرامن حل کے بغیر ممکن نہیں۔ یوم سیاہ کشمیر پر (آج) 27 اکتوبر کو منایا جا رہا ہے کے موقع پر اپنے پیغام میں صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ 27 اکتوبر 1947 ہمیں اس المناک دن کی یاد دلاتا ہے جب بھارتی افواج سرینگر میں اتریں اور جموں و کشمیر کی تاریخ میں ایک طویل اور دردناک باب کا آغاز ہوا۔ یہ دن کشمیری عوام کی دیرینہ امنگوں اور حق خودارادیت کے بنیادی اور ناقابل تنسیخ حق کے حصول کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد کے حوالے سے ہماری بھرپور حمایت کا اعادہ ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ گزشتہ آٹھ دہائیوں سے بھارتی غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام نے تشدد، جبر اور بنیادی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی وجہ سے ناقابل (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

الیکشن کمیشن کا انتخابی عمل میں اے آئی کا باقاعدہ استعمال کرنے کا فیصلہ

سیاسی جماعتیں، امیدوار اور حامی اے آئی سے بنا یا تبدیل شدہ انتخابی مواد واضح لیبل کے بغیر شائع نہیں کر سکیں گے،

الیکٹرانک، ڈیجیٹل میڈیا اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر اے آئی مواد پر واضح لیبل لگائیں گے، مجوزہ ترامیم پر 20 نومبر تک تجاویز طلب

اسلام آباد (یو این پی) الیکشن کمیشن نے انتخابی عمل میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا باقاعدہ استعمال کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے سیاسی جماعتوں، میڈیا اور مبصرین کے ضابطہ اخلاق میں اے آئی ترمیم کی تجویز دے دی، انتخابی عمل میں اے آئی کا غلط استعمال روکنے کیلئے عوام اور سیاسی جماعتوں سے تجاویز طلب کر لی گئی۔ سیاسی جماعتوں کو اے آئی سے متعلق مجوزہ ضابطہ اخلاق جاری کر دیا گیا۔ مجوزہ ترمیم کے مطابق سیاسی جماعتیں، امیدوار اور حامی اے آئی سے بنایا جدید مل شدہ انتخابی مواد واضح لیبل کے بغیر شائع نہیں کر سکیں گے۔ ایپ فلک، مصنوعی آواز اور ویڈیو بنانے والے اے آئی جنریٹڈ ہونے کا واضح ذکر لازم ہوگا، ووٹرز کو دھوکا دینے والا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

نائیک سیف علی کو فوجی و عسکری قیادت کا خراج عقیدت، قربانی باعث فخر ہے، وزیراعظم، صدر

نائیک سیف علی جنجوعہ شہید نے دفاع وطن کے لیے جان کا نذرانہ پیش کر کے شجاعت اور فرض شناسی کی روشن مثال قائم کی

شہداء کی یاد ہمیشہ زندہ رکھی جائیگی، خدمات کو نئی نسل تک منتقل کیا جاتا رہے گا، آصف زرداری، شہباز شریف، مسلح افواج



لاہور: وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز سے وزیراعظم کے مشیر ہارون اختر کی سربراہی میں خصوصی کمیٹی ملاقات کر رہی ہے

خ پور تھمالیاں، اسلام آباد، راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) نائیک سیف علی شہید کی 78 ویں برسی عقیدت و احترام سے منائی گئی، اعلیٰ سول و فوجی حکام کی شرکت، یادگار پر پھولوں کی چادریں چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا گیا خیابان حیدر کے حامل نائیک سیف علی جنجوعہ شہید کی 78 ویں برسی کے موقع پر رنج پور تھمالیہ (کھیال) میں ایک یادگار تقریب منعقد ہوئی، جس میں اعلیٰ سول و فوجی حکام، شہید کے اہل خانہ، سیاسی و سماجی شخصیات اور طلبہ و طالبات نے شرکت کر کے شہید کی عظیم قربانی کو خراج عقیدت پیش کیا، تقریب (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)

خصوصی کمیٹی کی ملاقات روزگار بڑھانے کیلئے مقامی انڈسٹری کا فروغ ناگزیر ہے، مریم نواز

مشیر وزیراعظم ہارون اختر کی سربراہی میں وفاقی اصلاحاتی کمیٹی نے پنجاب میں سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے اقدامات کو سراہا

پنجاب کی جانب سے وفاق کو کاروباری آسانی کیلئے ڈیریگولائزیشن ٹیکنیکل معاونت کی پیشکش، انڈسٹریلائزیشن تیز ترین ترقی کا واحد راستہ ہے، وزیراعلیٰ

لاہور (نمائندہ خصوصی) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے وزیراعظم کے مشیر برائے انڈسٹری و پیداوار ہارون اختر کی سربراہی میں خصوصی کمیٹی نے ملاقات کی، اس موقع پر وزیراعظم کے کوآرڈینیٹر برائے کامرس احسان الصمد خان بھی موجود تھے۔ ملاقات میں کاروباری آسانی کیلئے اصلاحاتی ایجنڈے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفاقی وزیراعظم کے مشیر برائے انڈسٹری و پیداوار ہارون اختر کی سربراہی میں خصوصی کمیٹی نے پنجاب میں سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کے اقدامات کو سراہا۔ وزیراعظم کے مشیر برائے انڈسٹری و پیداوار ہارون اختر نے کہا کہ پنجاب میں انڈسٹری اور بزنس کے فروغ کیلئے متاثر کن اقدامات کیے گئے ہیں، کاروباری آسانی اور انڈسٹری کے فروغ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

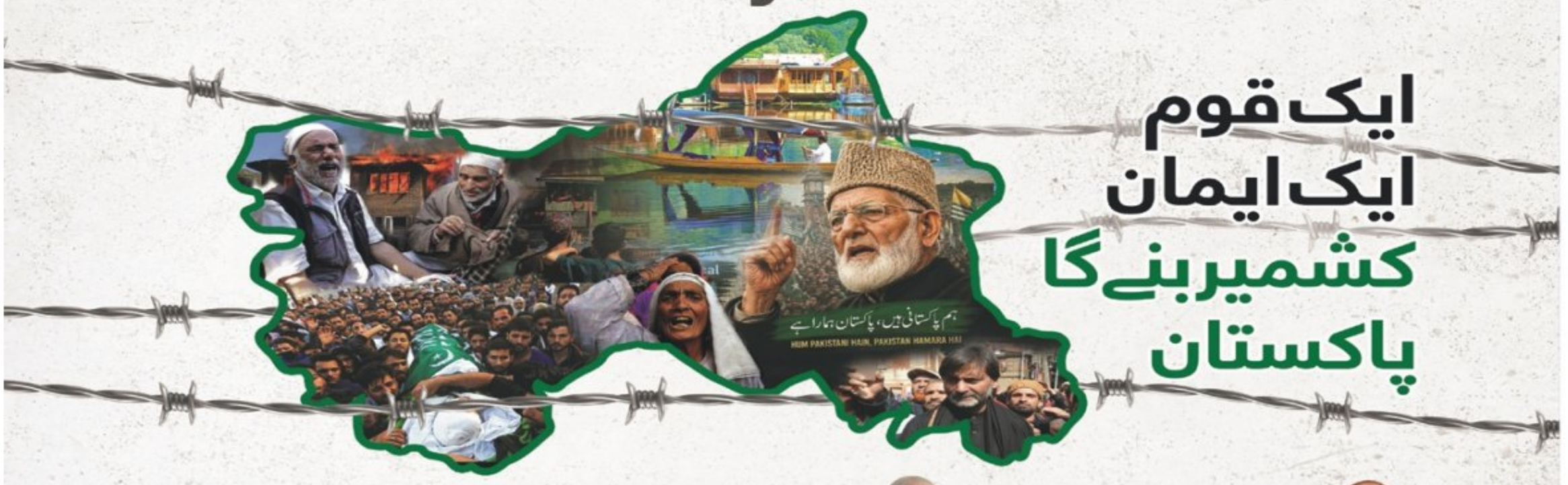
یومِ سیاہ 27 اکتوبر کشمیر

فقید المثال جدوجہد
حقِ خود ارادیت کے 79 سال

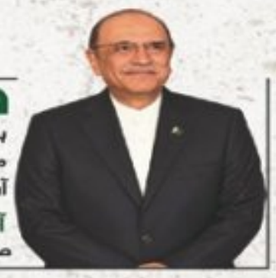
#KashmirBlackDay



"کشمیر ہماری شہ رگ ہے"
(قائدِ اعظم محمد علی جناح)



ایک قوم
ایک ایمان
کشمیر بنے گا
پاکستان



"میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ حقِ خودارادیت کیلئے آپ کی جدوجہد میں آپ تنہا نہیں ہیں پاکستان مضبوطی سے آپ کے ساتھ کھڑا ہے"
آصف علی زرداری
صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان



"میں اپنے کشمیری بہن بھائیوں کو مکمل ذمہ داری کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ ہم انہیں ان کا حقِ خودارادیت ملنے تک اپنی مکمل سفارتی، سیاسی اور اخلاقی حمایت فراہم کرتے رہیں گے۔"
محمد شہباز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان
اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81 ویں سیشن سے خطاب



"کشمیر ہماری شہ رگ تھی اور رہے گی آزادی کی اس جدوجہد میں ہم اپنے کشمیری بہن بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔"
فیلڈ مارشل سید عاصم منیر
نشان امتیاز (ملٹری) ہلال جرات
چیف آف ڈیفنس فورسز، چیف آف آرمی سٹاف

/GovtofPakistan
www.moib.gov.pk
وزارت اطلاعات و نشریات
حکومتِ پاکستان
URAAN PAKISTAN
PID (I) 3825-D/26

Scanned with CamScanner

اداریتی صفحہ

عالمی بحران، غذائی تحفظ اور حکومتی ذمے داری

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے عالمی تنازعات کے باعث اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے کے خدشات ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ خام تیل سمیت توانائی کے دیگر ذرائع کی فراہمی کی صورت حال کسی بحران سے کم نہیں، تو نومبر تک ضروریات پوری کرنے کے مناسب انتظامات موجود ہیں اور موسم سرما کے لیے بھی بندش کی جارہی ہے۔ ان کا یہ بیان موجودہ عالمی حالات میں اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ علاقائی کشیدگی، رسد کے راستوں میں رکاوٹیں، توانائی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور بین الاقوامی تجارت میں غیر یقینی صورت حال براہ راست درآمدی اخراجات اور بالواسطہ پیداواری لاگت کو متاثر کرتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک کے لیے، جس کی توانائی کی ضروریات کا قابل ذکر حصہ بیرونی ذرائع سے پورا ہوتا ہے، ان خطرات کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔ تاہم عالمی حالات کے ممکنہ اثرات اور مقامی سطح پر پیدا ہونے والی مہنگائی میں فرق کرنا بھی ناگزیر ہے۔ بیرونی بحران کی شدت اپنی جگہ، لیکن اگر کسی شے کی قلت ذخیرہ اندوزی یا ناقص انتظامی نگرانی کے باعث پیدا ہو تو اس کا سلبہ عالمی منڈیوں پر ڈال کر ذمے داری سے فرار اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ وزیر خزانہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان میں توانائی کی قلت پیدا نہیں ہونے دی جائے گی، ایندھن کے حصول کے لیے پٹرول پمپوں پر طویل قطاریں نہیں لگیں اور توانائی کے بحران نے امن وامان کی صورت حال کو متاثر نہیں کیا۔ یہ انتظامی کامیابی قابل تحسین ہے، بشرطیکہ اس تسلسل کو محض وقتی بندوبست کے بجائے مستقل پالیسی میں تبدیل کیا جائے۔ توانائی کی دستیابی کا اصل مفہوم صرف یہ نہیں کہ بازار میں پٹرول موجود ہو، بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی قیمت عام شہری کی قوت خرید سے مکمل طور پر باہر نہ نکل جائے۔ اگر ایندھن دستیاب ہو لیکن اس کی قیمت میں اضافے کے باعث ٹرانسپورٹ، زراعت، صنعت اور اشیائے خورد و نوش کی نقل و حمل مہنگی ہو جائے تو روزمرہ کی ظاہری بہتری کے باوجود عوام معاشی دباؤ سے محفوظ نہیں رہتے۔ حکومت کو توانائی کی خریداری، ذخائر، درآمدی معاہدوں اور قیمتوں کے ممکنہ اثرات کے بارے میں ایک مربوط حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی، تاکہ کسی ہنگامی صورت حال میں فیصلے عجلت کے بجائے پیشگی منصوبہ بندی کے تحت کیے جاسکیں۔ ملک میں معاشی استحکام کے دعووں کی اصل آزمائش عالمی منڈیوں میں پاکستان کی ساکھ سے زیادہ اس باور پنے خانے میں ہوتی ہے جہاں محدود آمدنی رکھنے والا خاندان آٹے، چینی، گھی اور ایندھن کے اخراجات پورے کرنے کے لیے اپنی دوسری ضروریات قربان کرتا ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ، عالمی مالیاتی منڈیوں تک رسائی اور برآمدات کی ترقی یقیناً خوش آئند معاشی اشاریے ہیں، مگر ان کامیابیوں کا حقیقی ثمر اسی وقت عوام تک پہنچ سکتا ہے جب منڈیوں میں قیمتوں کا تعین چند بااثر کاروباری مفادات کا تابع نہ ہو اور کسی عالمی بحران کو مقامی منافع خوری کا جواز نہ بننے دیا جائے۔ پاکستان کو اس وقت دوستوازی محاذوں پر کامیابی درکار ہے۔ ایک طرف عالمی اقتصادی بے یقینی سے نمٹنے کی حکمت عملی اور دوسری طرف داخلی منڈی میں مصنوعی قلت، ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور ناجائز منافع خوری کے خلاف فیصلہ کن کارروائی۔ پاکستان کی معاشی صورت حال کے بعض اشاریے امید افزا ضرور ہیں۔ وزیر خزانہ کے مطابق آئی ٹی کی خدمات کی برآمدات ایک ارب ڈالر سے بڑھ کر 6.4 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں اور رواں مالی سال میں ان کے 5.5 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر تین ماہ سے زائد کی درآمدات کے لیے کافی بتائے گئے ہیں، جبکہ گزشتہ برس اپریل سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں تین مرتبہ بہتری آئی ہے۔ عالمی مالیاتی منڈیوں تک رسائی کے لیے نجی سرمایہ کاری، پاڈا، ابا ڈ اور یورو بانڈز کے اجرا جیسے اقدامات بھی معاشی اعتماد کی بحالی کی کوششوں کا حصہ ہیں۔ یورو بانڈز کے لیے جاری کردہ تجم سے دوگنا آڑرز موصول ہونے کا بیان اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ عالمی سرمایہ کار پاکستان کے معاشی امکانات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ معاشی استحکام کا دیرپا راستہ اسی وقت ہموار ہوگا جب مالیاتی نظم وضبط کے ساتھ پیداواری معیشت کو وسعت دی جائے اور عام آدمی کی آمدنی اور اخراجات کے درمیان بڑھتے ہوئے فاصلے کو کم کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جائیں۔ اس معاشی منظرنامے کا سب سے تشویش ناک پہلو اشیائے خورد و نوش کی منڈی ہے، جہاں رمضان المبارک اور عیدالفطر جیسے مواقع پر طلب میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے، مگر اس کے مطابق رسد کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ اس سال بھی یہی ہوا۔ رمضان سے قبل ہی چینی کی قیمت 100 روپے فی کلو کے قریب پہنچ گئی، جبکہ آٹا، دالیں، سبزیاں اور پھل بھی عام خریدار کی پہنچ سے دور ہوتے چلے گئے۔ یہ صورت حال اس حقیقت کی غماز ہے کہ مسئلہ صرف پیداوار کا نہیں بلکہ ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت اور منافع خوری کا بھی ہے۔ اس کے تدارک کے لیے وفاقی وزیر نے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا ہے، جو خوش آئند ہے، تاہم ماضی کے تجربات بتاتے ہیں کہ ایسی کارروائیاں اسی وقت مؤثر ثابت ہوتی ہیں جب ان کا تسلسل برقرار رہے اور ان کے نتائج عوام کے سامنے آئیں۔ وقتی چھاپوں سے مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں ہوتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ضلعی سطح پر ایسی ٹیمیں فعال کی جائیں جو ہر ہفتے قیمتوں کا جائزہ لے کر ذمے داروں کا تعین کریں۔ اسی طرح ٹرانسپورٹ کے کرایوں کو بھی اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ جب ایندھن مہنگا ہوتا ہے تو ٹرانسپورٹر کرایوں میں اضافہ کرتے ہیں اور یوں ایک ہی اضافہ دو بار عوام کی جیب سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس پر بھی مؤثر نگرانی کا نظام درکار ہے۔ آنے والے موسم سرما میں یہ مسئلہ مزید پیچیدہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ افغانستان اور ایران میں سرد موسم کے آغاز کے باعث بعض اشیائے خورد و نوش، ایندھن اور دیگر ضروری سامان کی طلب میں تیزی آسکتی ہے۔ سرحدی علاقوں میں قیمتوں کا فرق، غیر قانونی تجارت کے لیے مناسب نگہ داشت بھی آسکتی ہے۔ اگر مقامی پیداوار اور ملکی ضروریات کا درست تخمینہ لگائے بغیر برآمدی اجازت دی جائے تو خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ اندرون ملک دستیاب ذخائر کم ہو جائیں گے اور قیمتیں بڑھنے لگیں گی۔ بعد ازاں اگر یہی کمی درآمدات کے ذریعے پوری کی جائے تو قومی معیشت کا دوہرا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ایک طرف مقامی پیداوار، بیرون ملک فروخت کرنے سے مقامی صارف مہنگائی کے بوجھ تلے پریشان ہوتا ہے، دوسری طرف قلت دور کرنے کے لیے بیرونی منڈی سے خریداری پر قیمتی زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے، اگر اس سارے عمل میں کسی کاروباری گروہ کو غیر معمولی فایدہ پہنچے تو معاملہ محض انتظامی کمزوری نہیں رہتا بلکہ شفافیت، احتساب اور قومی وسائل کے تحفظ کا سوال بن جاتا ہے۔ نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی زیر صدارت اشیائے ضروریہ کے ذخائر، قیمتوں اور رسد کے جائزے کے لیے ہونے والا اجلاس اسی تناظر میں اہم ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ گندم کے مقامی ذخائر اور درآمدی گندم اگلی فصل تک ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہیں، جبکہ چینی کے ذخائر بھی اگلے کرشنگ سیزن تک دستیاب ہیں اور اس کی قیمت مقررہ حد، یعنی 155 روپے فی کلوگرام سے کم بتائی گئی ہے۔ اس کے باوجود گندم کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان تشویش کا باعث ہے۔ جب ذخائر کسی بفر ہوں تو قیمتوں میں غیر ضروری اضافے کی وجوہات کا تعین کرنا انتظامیہ کی ذمے داری ہے۔ محض اجلاس منعقد کرنے، ہدایات جاری کرنے اور صورت حال پر تشویش ظاہر کرنے سے منڈی کا مزاج تبدیل نہیں ہوتا۔ اس کے لیے ذخیرہ گاہوں، ٹھوس منڈیوں، آڑھتیوں، ترسیلی نظام اور پرچون فروشوں تک رسائی رکھنے والا

1 چیتے

ہفتہ وار منڈی مویشی کا انعقاد ہر جمعرات کو ہوتا ہے۔ منڈی میں آنے والے جانوروں کی خرید و فروخت کے لیے مقررہ حدود کے اندر ہی جگہ فراہم کی جاتی ہے۔ منڈی کے احاطے میں داخلے کے وقت ہر جانور کی گنتی کی جاتی ہے۔ منڈی کے اندر





آصف علی زرداری

صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

27 اکتوبر 1947ء کے دن جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ دغا کرتے ہوئے جب بھارتی فوج سری نگر میں داخل ہوئی، اس کے ساتھ ہی جموں و کشمیر کی تاریخ کا ایک طویل اور المناک باب شروع ہوا۔ یہ دن ہمیں کشمیری عوم کی بے مثال قربانیوں اور حق خود ارادیت کے بنیادی اور ناقابل تنسیخ حق کے حصول کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد کا مظہر ہے۔

گزشتہ آٹھ دہائیوں سے غیر قانونی بھارتی قبضے کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہیں آئے روز بنیادی انسانی حقوق کی تنگیں خلاف ورزیوں کا سامنا ہے۔ انصاف، عزت اور آزادی کے حصول کے لیے کشمیریوں کی نسل در نسل قربانیوں کی یہ داستان ہر دل کو اداس کر دیتی ہے۔ مشکل حالات کے باوجود ان کا عزم اور جرأت قابل تحسین ہے اور ہمارے لیے باعث فخر ہے۔

27 اکتوبر 1947ء سے غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام کی دہائیوں سے تکالیف، پابندیوں اور بنیادی حقوق سے محرومی کا سامنا کر رہے ہیں۔ بنیادی آزادیوں پر مسلسل پابندیاں، فوجی موجودگی میں اضافہ، گرفتاریوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی اطلاعات، شدید تشویش کا باعث ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ عالمی برادری اس معاملے پر مسلسل توجہ دے۔ 5 اگست 2019ء کے بعد صورتحال مزید غراب ہوئی، جب بھارت نے یکطرفہ طور پر جموں و کشمیر کی آئینی اور قانونی حیثیت تبدیل کرنے کی کوشش کی۔

اس لیے یوم سیاہ کشمیر محض یاد منانے کا دن نہیں، بلکہ ہمیں کشمیر کے تنازعے کے پرامن اور منصفانہ حل کے عزم کی تجدید کا موقع بھی ہے۔ جغرافیائی اعتبار میں پائیدار امن اور خوشحالی کا راستہ انصاف پر مبنی تنازعے کے حل سے ہے۔ یہ حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

اس اہم موقع پر میں عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال کا نوٹس لیں، کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی کوششوں کی حمایت کریں اور جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ، پرامن اور دیرپا حل کے لیے مؤثر کردار ادا کریں۔

پاکستان غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام کی اخلاقی، سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رکھے گا۔ ہم بر مناسب سطح پر انسانی فورمز پر ان کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور ان کی پرامن جدوجہد کی تکمیل کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔

آج ہم کشمیری عوام کی بے مثال قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ یکجہتی کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ پاکستان انصاف، امن، عزت اور حق خودارادیت کے حصول کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

وہ دن دور نہیں جب جموں و کشمیر کے عوام اپنی خود ارادیت کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں گے اور جموں و کشمیر کا تنازعہ منصفانہ اور پرامن حل کی جانب بڑھے گا۔



عطاء اللہ تارڑ

وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات

27 اکتوبر 1947ء کے بعد ہونے والے واقعات نے مقبوضہ جموں و کشمیر کو مزید تلخیوں اور تقسیم سے دوچار کر دیا ہے۔ یک طرفہ طور پر آبی ذخائر اور انتظامی اضلاع میں تبدیلیوں، سیاسی سرگرمیوں اور بنیادی آزادیوں پر پابندیاں، طویل عرصے تک کرفیو، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع جن سے عالم کی آواز ہی، سیاسی جبیت متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ کشمیری عوام کے مستقبل کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر رہی ہیں۔ ان اقدامات کو جموں و کشمیر کی متنازعہ حیثیت اور اس تنازع کے بین الاقوامی پہلو سے متصادم قرار دیا جاتا رہا ہے۔

مقبوضہ جموں و کشمیر کے حوالے سے پاکستان کا موقف اصول پر مبنی ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ کوئی بھی یک طرفہ اقدام جو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تنازعہ کی بنیادی نوعیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے، اس مسئلے کا پائیدار حل نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کی بھی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا میں دیرپا امن و استحکام کی بنیاد و ضرورت کو حل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ طے میں امن کے قیام کے لیے مسئلہ سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔ ہم مقبوضہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال پر اقوام متحدہ، او آئی سی اور دیگر عالمی فورمز پر آواز بلند کرتے رہیں گے۔ ہم عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ، کو یاد دلاتے ہیں کہ کشمیری عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

5 اگست 2019ء کو بھارت کی جانب سے جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کرنے کے فیصلے نے تنازعے کو ایک نئی جہت دی۔ پاکستان نے اس اقدام کو مسترد کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حقوق اور خواہشات کو نظر انداز کرنے کے مترادف قرار دیا۔ اس فیصلے کے بعد طے کی سیاسی صورتحال، شہری آزادیوں اور مستقبل کے حوالے سے بحث مزید شدت اختیار کر گئی۔ مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ کشمیری عوام کی حقیقی نمائندگی اور ان کی خواہشات کو اہمیت دی جائے۔

یوم سیاہ کشمیر ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ آزادی اور انصاف کی جدوجہد آسان نہیں ہوتی۔ کشمیری عوام نے طویل عرصے سے مشکلات برداشت کی ہیں اور اپنے مستقبل کے فیصلے میں شرکت کا مطالبہ برقرار رکھا ہے۔ ان کی قربانیوں اور مشکلات کو سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر انسانی ہمدردی کے نقطہ نظر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔







انجینئر امیر مقام

وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران

27 اکتوبر 1947ء کے واقعات کی یاد تازہ کرنے کے لیے یوم سیاہ جموں و کشمیر سال منایا جاتا ہے۔ اس دن بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئیں جس نے تلخ تاریخ کا آغاز کیا۔ 1947ء سے 79 سال گزرنے کے باوجود آج تک حل نہیں ہو سکا۔ یہ دن جموں و کشمیر کی عوام کی مزاحمت، قربانیوں اور جدوجہد کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کے لیے اس بین الاقوامی تنازعہ کی اہمیت کی تجدید کا دن بھی ہے۔

آج 27 اکتوبر کو بھارتی افواج نے غیر قانونی طور پر جموں و کشمیر کے عوام کی امنگوں کے برعکس ریاست پر قبضہ کیا تھا۔ اس دن سے لے کر آج تک جموں و کشمیر کے عوام کو بھارتی تسلط کے خلاف مزاحمت کا سامنا ہے۔ بھارتی آئین کے آرٹیکل 370 اور 35 اے کے تحت جموں و کشمیر کو حاصل خصوصی حیثیت کو 5 اگست 2019ء کو بھارت نے یک طرفہ طور پر ختم کر دیا۔ اس کے بعد سے کشمیری عوام نے نسل کشی، جبری گمشدگیوں اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا سامنا کیا ہے۔ ہر سال 27 اکتوبر کو ہم کشمیری عوام کی بہادری اور ان کی جدوجہد کو یاد کرتے ہیں۔ ہم بھارت پر زور دیتے ہیں کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دے جو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت ان کا حق ہے۔

5 اگست 2019ء کے بعد سے بھارت نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں ایک طرفہ اقدامات کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے، جن میں بنیادی آزادیوں پر سخت پابندیاں بھی شامل ہیں۔ ان اقدامات نے نہ صرف کشمیری عوام کی سیاسی، ثقافتی اور آبادیاتی حیثیت کو متاثر کیا ہے اور جن کی بین الاقوامی سطح پر مذمت کی گئی ہے۔

پاکستان مسلسل اس بات پر زور دیتا آیا ہے کہ ان اقدامات سے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

جموں و کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف واضح، مستقل اور اصولی ہے۔ جغرافیائی خطے میں پائیدار امن و استحکام کا قیام جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پرامن حل کے بغیر ممکن نہیں۔ ایسا حل جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہو۔

اس موقع پر، میں ان بے شمار کشمیری مرد و خواتین اور بچوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ ان کی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جبر و استبداد کے ذریعے کشمیری عوام کی امنگوں کو دبایا نہیں جا سکتا۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر حکومت اور پاکستان کی عوام، بھارت کے غیر قانونی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ دلی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کرتی ہے۔ پاکستان انصاف، امن، عزت اور حق خود ارادیت کے حصول کی جدوجہد میں ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ جموں و کشمیر کے عوام کو پائیدار امن، وقار اور سلامتی پر مبنی مستقبل نصیب ہو اور ان کی امنگیں، بشمول حق خود ارادیت، پوری ہوں۔



Scanned with CamScanner